۱۶
بولی زینبؑ کہ نہ لے زینبؑ و کلثومؑ کا نام — وہ نبیؐ زادیاں ہیں قید میں اُن کا کیا کام
ہے غضب فاطمہؑ کی آل کے حق میں یہ کلام — توبہ کر ہوش میں آ بی بی زباں اپنی تھام
جن کو اللہ و نبیؐ عزت و حرمت دیں گے
چادریں ان کی بھلا صاحبِ ایماں لیں گے

۱۷
دن کو جب بی بی کی میت بھی نہ نکلی باہر — شام میں پھرنے لگیں بیٹیاں اس کی دردر
جس کی تعریف کی منبر پہ نبیؐ نے اکثر — ان کو لوٹیں گے مسلماں تجھے آیا باور
بلوہ میں عترتِ محبوبِ الٰہی آئی
اور جہاں میں نہ قیامت یہ قیامت آئی

۱۸
ہند اک ایک کے قدموں پہ گری گھبرا کے — اور دُہائی دی کہ چپ تو نہ رہو شرما کے
ذبح کر ڈالو مجھے ایک چھری منگوا کے — کس مصیبت میں پڑی ہوں میں محل سے آ کے

مرثیہ نمبر ۵۲/۵

نام شبیرؑ کا لیتی ہوں رُو دیتے ہیں
نام جب پوچھتی ہوں سر کو جھکا لیتے ہیں

۱
ناموسِ نبیؐ آئے جو زندانِ بلا میں — سر پیٹ کے روتے تھے وہ یادِ شہدا میں
آرام سے تھا کوئی نہ اُن اہلِ ولا میں — کرتے تھے بسر ہائے حسینا کی صدا میں
سونے کا ٹھکانا تھا نہ سامانِ خورش تھا
در پر زنِ حاکم کی کنیزوں کا یورش تھا

۲
اک لے کے خبر قیدیوں کی دوڑتی جاتی — اک باندی حاکم کے محل سے ادھر آتی
گن گن کے کوئی پیاسوں کے سر اشک بہاتی — اک جھانک کے دیوار کے روزن سے سناتی
ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ خاموش رہو تم
روتے ہیں مگر ہائے حسینا نہ کہو تم

Presented by www.ziaraat.com

۳

اس نام سے ہول آتا ہے بی بی کو ہماری
یہ سنتے ہی زینبؑ پہ قیامت ہوئی طاری
دروازہ پہ سر ننگے کھڑی کرتی ہیں زاری
عابدؑ سے یہ رو کر کہا کچھ سنتے ہو واری

دیکھے گی ضرور آن کا ہند آلِ نبیؐ کو
کیوں کینے کے وارث تو چھپا لے گا پھوپی کو

۴

پردہ کے لئے بھائی کو میں لاؤں کہاں سے
ہے ہے کدھر اس وقت نکل جاؤں یہاں سے
دیوار گرے سر پہ میں اٹھ جاؤں جہاں سے
یہ کیا کیا تقدیر نے مجھ سوختہ جاں سے

پردہ کے لئے ہائے نہ شبیرؑ کو چھوڑا
بھائی کو قضا لے گئی ہمشیر کو چھوڑا

۵

ناگاہ بجا اور بڑھو کی ہوئی اک دھوم
رونے لگے سادات دہلنے لگے معصوم
دیواروں پہ مشعل کا اجالا ہوا معلوم
رو کر کہا زینبؑ نے کہ یہ بھی مرا مقسوم

تب ہند ملی آہ بنیؐ زادی سے چھٹ کر
سیدانیاں بندی میں جب آئیں یہاں لٹ کر

۶

ہر گام لہو ہند بہاتی ہوئی آئی
رستے میں زر و مال لٹاتی ہوئی آئی
دل عرش کا نالوں سے ہلاتی ہوئی آئی
نذر شہ دیں پانی پلاتی ہوئی آئی

خیرات ادھر دی اور ادھر حق سے دعا کی
ہو خیر الٰہی پسر خیبر نار کی

۷

دیکھا در زنداں پہ جو سر شہ کا دوبارا
لوگو مجھے بے موت اسی سر نے ہے مارا
رو کر کیا انگشتِ شہادت سے اشارہ
دربانوں سے فرمایا کہ در کھولو خدارا

سنتے ہی یہ آواز مشوش ہوئی زینبؑ
یاں قفل کھلا اور وہاں غش ہوئی زینبؑ

۸	ہوش اس کے گئے آتے ہی زنداں پہ جو پایا	دیکھا کہ چراغِ سحری ہے کوئی بیمار
	ہر چند اندھیرے میں نظر آتا ہے دشوار	پر اس کے بدن کی ہیں رگیں صاف نمودار

لے سکتا ہے کروٹ نہ اٹھا سکتا ہے سر کو
دم توڑتا ہے بند کئے دیدۂ تر کو

۹	سوجے ہوئے پاؤں ہیں دو بیڑیاں بھاری	شالوں کی رسن خون سے آلودہ ہے ساری
	ناگاہ کنیز ایک قریب آ کے پکاری	یوسفؑ میں جسے کہتی تھی وہ ہے یہی داری

اس سے خبر حضرتِ شبیر کو پوچھو
اور شوق سے پھر خواب کی تعبیر کو پوچھو

۱۰	ماتھے پہ رکھے ہاتھ جھکی ہند خوش ایماں	کہنے لگی مڑ کر طرفِ عابدِ ذیشاں
	آداب بجا لاتی ہوں اے یوسفؑ زنداں	حضرت نے کہا خیر ہے اے ششدر و حیراں

آداب مرا کیا کہ حقیر اور حزیں ہوں
ہوں سوگ نشیں کنبہ کا اور خاک نشیں ہوں

۱۱	یوسفؑ تو مجھے کہتی ہے کس وجہ سے ہر بار	وہ مصر کے حاکم تھے میں ہوں بیکس و ناچار
	وہ بولی بروحِ نبیؐ و حیدرِ کرار	چہرہ سے ترے جاہ وہ جلالت ہے نمودار

شوکت میں جلالت میں اسیری میں بلا میں
اس عہد کے یوسف ہو تمہیں خلق خدا میں

۱۲	نام آیا مصیبت کا تو عابد ہوئے گریاں	فرمایا یہ درجہ تو ہے یوسف سے فزاواں
	گھر سے گئے یوسفؑ تو ہوئے مصر کے سلطاں	ہم نکلے وطن سے تو بھرا گھر ہوا ویراں

یوسفؑ نے زمانے میں یہ محشر نہیں دیکھا
ماں بہنوں کو بلوئے میں کھلے سر نہیں دیکھا

www.ShianeAli.com

۱۳

یوسفؑ کا فقط باپ کی فرقت میں کڑھا دل
پر ہاتھ رکھے میرے جگر پر کوئی عادل
اور بعد جدائی کے ہوا وصل بھی حاصل
اٹھارہ برس دیدۂ آنکھوں کے آگے ہوئے بسمل

ہم گھر میں رہے اور سفر کر گئے بابا ہائے
ملنے کی بھی امید نہیں ہائے مر گئے بابا ہائے

۱۴

یوسفؑ نے کہو باپ کا منہ پر نہ ملا تھا
یوں طوق میں اور رسی میں کب انکا گلا تھا
دل پیاس سے تن دھوپ سے کب انکا جلا تھا
یعقوبؑ کا فرزند نہ کانٹوں پہ چلا تھا

یوسفؑ پہ پڑے تھے نہ کبھی دُرّے جفا کے ہائے
یہ تو کہا اور رونے لگے پشت دکھا کے ہائے

۱۵

آنکھوں کو ملا ہند نے دُرّوں کے نشاں پر
کی عرض تصدق میں لب لعل فشاں پر
پر کان کھڑے اس کے ہوئے طرز بیاں پر
شیریں سخنی ختم ہے حضرت کی زباں پر

بالکل پسرِ فاطمہؑ کا طرزِ بیاں ہے ہائے
گویا ترے منہ میں شہِ مرداں کی زباں ہے ہائے

۱۶

تم فاطمہؑ کے پیارے کے پیارے تو نہیں ہو ہائے
مکّے کے مدینے کے ستارے تو نہیں ہو ہائے
سچ ہے کہو شہزادے ہمارے تو نہیں ہو ہائے
بانو کی ضعیفی کے سہارے تو نہیں ہو ہائے

تم ہو حسنِؑ پاک کے داماد کی صورت
ملتی ہے بہت آپ سے سجادؑ کی صورت ہائے

۱۷

اس ذکر کو سن کر کہا فضہؑ نے ادھر آؤ
یہ بولی میں حاضر ہوں ہٹی ہوں ٹھہر جاؤ
اے بی بی سرہانے پہ نہ بیمار کے چلاؤ
عابدؑ سے کہا خواب کی تعبیر تو بتلاؤ

یوں تو مجھے کیا کیا نہیں ساماں نظر آیا
اک خواب مگر سخت پریشاں نظر آیا

Presented by www.ziaraat.com

۱۸
ہے ماہ محرم سے مجھے اشک فشانی — عاشور کو موقوف تھی نبضوں کی روانی
تا عصر گلے سے مرے اترا تھا نہ پانی — میں پڑھ کے عشا سوئی جو اے یوسف ثانی
رویا میں نیا ظلم گذرتے ہوئے دیکھا
برقع سر زہراؑ سے اترتے ہوئے دیکھا

۱۹
حیرت ہے کہ بی بی تو ہیں جنت میں ہماری — نامحرموں نے پھر یہ ردا کس کی اتاری
بے ساختہ سجادؑ کے آنسو ہوئے جاری — زینبؑ کے کھلے بالوں کو دیکھا کئی باری
فرمایا کہ صدمہ انھیں امت نے دیا ہے
سر ننگے کسی ہمسر زہراؑ نے کیا ہے

مرثیہ نمبر ۵۳/۵

۱
آمد ہند کا غل عترت شبیرؑ میں ہے — شور ماتم حرم صاحب تطہیر میں ہے
دختر فاطمہؑ ردا پوشی کی تدبیر میں ہے — کہتی ہے جاؤں کہاں پاؤں تو زنجیر میں ہے
ذلت سخت ہے درپیش دہائی لوگو
ہند آپہنچی مجھے موت نہ آئی لوگو

۲
جا کے درباں کو قسمیں دو برائے یزداں — کوئی کھلوائے نہ تم کھولیو قفل زنداں
رات کا وقت ہے بچے ہیں ہمارے ناداں — گر نکل جائیں گے تو ہم انھیں ڈھونڈیں گے کہاں
حاکم شام کا کل تم پہ عتاب آئے گا
اور ہمارا تو گلا پہلے ہی کٹ جائے گا

۳
منہ جو بالوں سے چھپاؤں تو سمجھے گی غرور — سلطنت پہ ہے نازاں میں اسیر و مجبور
آمد حرمت میں کہہ بیٹھے گی یہ ہند ضرور — بی بی دربار میں تو جاتی ہیں مردوں کے حضور
ایسی عزت تھی تو بلوے میں نہ آئی ہوتی
حلق پر اپنی چھری آپ چلائی ہوتی

Presented by www.ziaraat.com